بسم اللہ الرحمن الرحیم

وضو میں نیت کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وضو کے لیے نیت کرنے کا کیا حکم ہے؟ نیز وضو میں نیت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

وضو کے لئے نیت شرط نہیں، بلکہ سنّت مؤکدہ ہے، اس لیے نیّت نہ بھی ہو تب بھی وضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ اور وضو میں نیت ترک کرنے کی عادت بنالینا گناہ ہے۔ لہذا وضو سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائی جائے کہ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے۔ لہذا زبان سے وضو کی اِس طرح نیّت کریں کہ میں حُکمِ الٰہی عزوجل بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں۔ یہی اس کا طریقہ ہے۔

بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: "إنما الأعمال بالنيات" ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح البخاری، باب کیف بدء الوحی اِلی رسول اللہ، جلد 01، صفحہ 06، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

وضو کے لئے نیت شرط نہیں۔ چنانچہ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے "النية وهي شرط في التيمم دون الوضوء" ترجمہ: تیمم میں نیت شرط ہے، وضو میں نیت شرط نہیں۔ (بنایہ شرح ہدایہ، جلد 01، صفحہ 141، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وُضو کیلئے نیّت کرنا سنّت ہے، چنانچہ بدائع الصنائع میں وضو کی سنّتیں بیان کرتے ہوئے امام علاؤالدین ابو بکر بن مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "فمنها النية عندنا" ترجمہ: وضو میں نیت کرنا ہمارے احناف کے نزدیک سنت ہے۔ (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، جلد 01، صفحہ 191، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نیت کے سنت مؤکدہ کی تصریح کرتے ہوئے علامہ ابو بکر بن علی زبیدی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "والصحيح أنها سنة مؤكدة" ترجمہ: صحیح قول کے مطابق نیت کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوري، جلد 01، صفحہ 06، مطبوعہ المطبعۃ الخیریۃ)

اسی طرح امام اہل سنت امام احمد رضا خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وضو میں نیت نہ کرنے کی عادت سے گنا ہگار ہوگا، اس میں نیت سنت مؤکدہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 01، حصہ ب، صفحہ 914، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی قاضی خان ہے: "أما أصلها أن يقصد بقلبه فإن قصد بقلبه وذكر بلسانه كان أفضل" نیت کی اصل یہ ہے کہ دل سے ارادہ کیا جائے، اگر کسی نے اپنے دل میں ارادہ کیا اور زبان سے تلفظ بھی کیا، تو یہ افضل ہے۔ (فتاوی قاضی خان، جلد 01، صفحہ 78، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "وضو پر ثواب پانے کے لیے حکمِ الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضروری ہے ورنہ وضو ہوجائے گا مگر ثواب نہ پائے گا۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 02، صفحہ 292، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

سنت مؤکدہ کے ترک کا حکم بیان کرتے ہوئے، سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "سنتِ مؤکدہ کا ایک آدھ بار ترک گناہ نہیں، ہاں بُرا ہے اور عادت کے بعد گناہ و ناروا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 911، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "سنتِ مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو، عتاب ہی کا استحقاق ہو، مگر بارہا ترک سے بلاشبہ گنہگار ہوتا ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، ج 01، ، حصہ دوم، ص 596، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "ترکِ سنّتِ مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے۔" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 296، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-008

تاریخ اجراء: 06 ربیع الاول 1448ھ / 20 اگست 2026ء